بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹م
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَ نُرِیۡنَا عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۔ ۲۳ شوال ۱۳۸۵ھ ۔ ۱۳ فروری ۱۹۶۶ء | نمبر ۳۷

# اخبار احمدیہ

٭ ربوہ ۱۱ فروری۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

---

٭ ربوہ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک مخلص اور پرانے احمدی بھائی معراج الدین صاحب آف پاڈانگ سماٹرا حال جکارتا بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

---

٭ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب انسپکٹر زراعت سرگودھا کو ۸ اور ۹ فروری ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب لائل پور کا پوتا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر نیز نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

---

٭ خاکسار نے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے عہدہ کا چارج مورخہ ۴ فروری سے نئے منتخب چیئرمین محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کو دے دیا ہے۔ تمام احباب مطلع رہیں اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے متعلقہ امور میں ان کی طرف رجوع فرمائیں۔

خاکسار بشارت الرحمٰن ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

---

٭ ربوہ ۱۲ فروری۔ میر جمال یوسف صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کئی روز سے بعارضہ بخار و اعصابی کمزوری بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

---

٭ ربوہ ۱۲ فروری۔ کئی روز سے یہاں مطلع ابر آلود تھا۔ گزشتہ رات وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی۔ آج صبح بھی آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں اور مزید بارش ہونے کا امکان ہے۔

---

٭ کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب پاسپورٹ آفیسر کے والد محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء کو وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

---

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# حقوقِ نفس جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں

## دُنیا کی چیزوں کو صرف اس لئے کام میں لاؤ کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں

"کروڑوں مسلمان ہیں کہ انہوں نے عمدہ عمدہ کھانے کھانا، عمدہ عمدہ مکانات بنانا، اعلیٰ درجہ کے عہدوں پر ہونا ہی اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم خدا تعالیٰ کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ہی کی شرح ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اس لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لئے کہ وہ ہی تمہارا مقصود اصلی ہوں۔

قرآن شریف تو موت وارد کرنا چاہتا ہے۔ کھانا پینا صرف جسم کے سہارے کے واسطے ہوں۔ انسانی بدن ہر وقت چونکہ معرض تحلیل میں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا کہ اس کے قویٰ کی بحالی اور قیام کے لئے یہ چیزیں استعمال کی جاویں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کے شارح ہیں۔ آپ ایک موقعہ پر بڑے گھبرائے ہوئے تھے حضرت عائشہ رض کو کہا کہ اے عائشہ ہمیں آرام پہنچاؤ اور اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے آدم کے ساتھ حوّا کو بھی بنا دیا تا وہ اس کے واسطے ضرورت کے وقت سہارے کا موجب ہو۔

غرض یہ باتیں ہیں جو ان پر عمل کرنا اور ان کو خوب یاد رکھنا ضروری ہے اور ان سب پر پوری طرح سے قائم ہونا چاہیئے۔ دیکھو ایک طبیب جب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس کی پوری تعمیل کرنی چاہیئے ورنہ فائدہ سے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ ایک شخص اگر بجائے اس نسخہ کے تحریر کردہ امور کے اس کاغذ ہی کو دھو دھو کر پیئے تو اسے فائدہ کی امید ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تم بھی ہماری ہر ایک بات پر قائم رہو۔ جھوٹی اور خشک محبت کام نہیں آتی بلکہ تعلیم پر پوری طرح سے عمل کرنا ہی کارآمد ہوگا۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے۔ وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے مگر وہ دغا باز کو بھی خوب جانتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۶ء

# توحید اور شرک

(۳)

اسلام کا مزاج شرک کے تعلق میں نہایت نازک واقع ہوا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بارہا شرک کی تردید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

یٰبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم (لقمان ۱۴)

حضرت لقمان اپنے فرزند کو نصیحت فرماتے ہیں کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہ بنانا کیونکہ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔ یعنی شرک صرف ظلم ہی نہیں ہے بلکہ بہت بڑا ظلم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں دین کے متعلق جو دشمنیاں بڑھتی ہیں۔ اور فساد برپا ہوتے ہیں وہ شرک کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ لوگوں نے حقیقی معبود کو چھوڑ کر مختلف معبود بنا لئے ہوتے ہیں۔ جن میں متضاد صفات اپنی طرف سے داخل کر دی جاتی ہیں۔

شرک صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں دیگر معبود دیوتاؤں اور دیویوں کی صورت میں بنا لئے جائیں بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ مختلف مردہ یا زندہ اشیاء کو یا مظاہر قدرت کو الوہیت کے صفات سے مزین کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو برداشت نہیں کرتا کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی نہ صرف یہ کہ عبادت کی جائے بلکہ غیر اللہ سے ہر قسم کی امداد طلب کرنا یا غیر اللہ کے ساتھ ایسی محبت رکھنا یا اس کو اپنا کارساز سمجھنا سب شرک کی تعریف میں آتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

(۱) وما لکم من دون اللہ ولی (بقرہ ۱۰۸)
(۲) ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً (بقرہ ۱۶۶)
(۳) واتخذوا من دون اللہ آلھۃ (مریم: ۸۲)
(۴) ما لکم من دون اللہ من ولی ولا شفیع (سجدہ: ۵)
(۵) یسجدون للشمس من دون اللہ (نمل: ۲۵)
(۶) انما تعبدون من دون اللہ اوثاناً (عنکبوت: ۱۸)

قرآن کریم میں اس طرح کی آیات جابجا بکھری ہوئی ہیں۔ ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ غیر اللہ کی طرف ذرا سے جھکاؤ پر ٹوک دیتا ہے۔ ان تمام آیات کا ماحصل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا ساتھی یا رب یا الٰہ یا شفیع یا ولی نہیں ہے۔ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی چیز کا اس انداز سے سہارا نہ لو۔ کہ گویا وہی تمہارا آخری سہارا ہے۔ کیونکہ آخری سہارا اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ ہم کسی غیر اللہ کو شفیع بنا لیں چنانچہ فرماتا ہے۔

من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ

یعنی کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری سفارش بھی بغیر اس کی اجازت کے کر سکے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان اور اس کے مابین کوئی چیز حائل ہو۔ وہ انسان سے براہ راست تعلق رکھنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی چیز دونوں کے درمیان ذرا بھی حائل ہو جائے تو انسان شرک کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ ہم اپنا تمام بھروسہ ان چیزوں پر رکھیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو روحانی اور جسمانی زندگی قائم رکھنے کے لئے بطور ہتھیاروں کے عطا فرمائی ہیں۔ خواہ دنیوی اسباب کتنے ہی مؤثر کیوں نہ ہوں اگر آخری سہارا اللہ تعالیٰ پر نہ ہو۔ تو یہ تمام ہتھیار بھی آخر میں جواب دے جاتے ہیں۔ چنانچہ کفار جو دین پر حملہ کرتے ہیں اور خدا پرستوں کو دنیوی سامانوں کے بل پر مٹا دینا چاہتے ہیں آخر میں ناکام ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی تمام طاقتیں بھی مل کر اللہ تعالیٰ کے ایک اشارہ کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس لئے اسباب پر بھروسہ کرنا بھی شرک میں داخل ہے اور یہ اپنے آپ پر ظلم عظیم ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو بھلا کر اسباب پر ہی تمام بھروسہ کر لے۔ بڑے بڑے شداد۔ نمرود اور فرعون جو اپنے آپ کو محض دنیوی سامانوں کی وجہ سے خدا کہلوانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک ہی اشارہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔

خدا کہلانے والے ان انسانوں کو اپنی طاقت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب کوئی ٭٭

٭٭ اللہ تعالیٰ کا بندہ اس طرف ان کی توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ جب نمرود نے خدائی کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور اپنے شاہی اختیارات پر ناز کرتے ہوئے کہا کہ میں حکم دے کر آدمی کو فنا بھی کر سکتا ہوں اور جان بخشی بھی کر سکتا ہوں۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اچھا اگر تم میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اتنا ہی قوت ہے تو یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تو مشرق سے سورج چڑھاتا ہے تم مغرب سے چڑھا کر دکھاؤ۔ یہ سن کر نمرود بھونچکا ہو کر رہ گیا۔ اور اس کا تمام دعوئے خدائی ایک ہی بات میں خاک میں مل گیا۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

تبصرہ

# "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام"

مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کا ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام" کے نام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا سیر حاصل خلاصہ ایسی عمدہ ترتیب سے ایک مجلد میں جمع کر دیا ہے کہ اس کے مطالعہ سے طالب علم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اور آپؑ کی تعلیمات سے بڑی حد تک روشناس ہو جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ آپ نے اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ تمام مواد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ سید صاحب موصوف نے سخت محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہو گا۔ حضور اقدسؑ کی تمام تصانیف کا مطالعہ کر جانا اور پھر اس کا انتخاب اس طرح کرنا کہ جب اپنی جگہ پر اس کو درج کیا جائے۔ تو وہ ایک تسلسل کا موزوں جزو بن جائے کارے دارد والا معاملہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر دوست کو آپؑ کی تصانیف کم از کم تین مرتبہ ضرور پڑھنی چاہئیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت احمدیہ جو اس دعوے کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے کہ اس نے تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ امام الزمان کی تعلیمات سے پوری پوری واقف ہو تا کہ دلائل کے جو ہتھیار اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعودؑ کو دیئے ہیں ان کو لے کر باطل سے نبرد آزما ہو۔ جب تک آپ کے پیغام کو پوری طرح نہ سمجھا جائے اسے دوسروں تک کس طرح پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد آپؑ کی تصانیف پر پورا پورا عبور حاصل کرے۔

اس کے باوجود یہ امر بھی درست ہے کہ اس بحرِ ذخار پر عبور کوئی آسان بات نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیفات میں جو اسرار و رموز بیان فرمائے ہیں اور جو علمی اور عملی نکات کے موتی بکھیرے ہیں وہ اتنے وسیع ہیں اور پھر ہر نکتہ اتنا عظیم ہے کہ

دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

مکرم مؤلف موصوف نے کتاب زیر نظر شائع کر کے اس مشکل کو بہت آسان کر دیا ہے۔ اس تصنیف کے مطالعہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ صرف سوانح حیات مسلسل صورت میں سامنے آ جاتے ہیں بلکہ آپؑ کے علم الکلام کی تفصیلات سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے۔ دراصل کتاب زیر بحث سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا ایک نہایت قد آور تمہید ہے جو آپؑ ہی کے الفاظ میں ہمارے سامنے آپ کی چلتی پھرتی تصویر اور آپؑ کی اسلام کے دفاع میں مساعی کا مجسم نقشہ رکھ دیتی ہے۔

اس طرح اس تالیف سے نہ صرف مبتدیوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ منتہیوں کے لئے بھی راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ مبلغین اور مصنفین اس سے حوالوں کی تلاش میں ایک ریڈی ریفرنسر کا کام لے سکتے ہیں۔ ایک دوست جو آپؑ کی تمام تصانیف کا مطالعہ کرنے کے لئے وقت نہیں دے سکتا وہ اس سے بھی کماحقہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کوئی غیر احمدی دوست جو سلسلہ سے واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ اس کے لئے اس کتاب میں کافی و وافی مواد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں موجود ہے۔

الغرض یہ کتاب ہر ایک کے لئے بڑی مفید ہے اور نہ صرف ہر احمدی گھر میں موجود ہونی چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ با استطاعت دوست اس کو زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے غیر احمدی دوستوں اور پبلک لائبریریوں کو بطور تحفہ کے پیش کریں۔

تالیف ........ مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
ناشر ........ الجمعیۃ العلمیۃ الجامعۃ الاحمدیۃ
کاغذ و چھپائی

بڑی تقطیع کے ۱۲۱۳ صفحات پر پھیلی ہوئی یہ کتاب مجلد صرف ۲۰ روپے میں مؤلف سے مل سکتی ہے۔ قیمت بلحاظ خوبیوں اور ضخامت کے کم ہے۔

# ایک حدیثِ نبوی ؐ

## رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حضرت معاذ رضؓ کو وصیّت

مورخہ ۲۱ر جنوری ۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جماعت کو اس طرف توجّہ دلائی تھی کہ مومن کا مقام دراصل خوف اور رجاء کے درمیان ہوتا ہے۔ ایک طرف وہ خدا تعالےٰ سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گزارتا ہے تو دوسری طرف وہ اس کے فضل اور احسان سے بھی مایوس نہیں ہوتا۔ خوف کے پہلو کی تائید میں حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کی تھی جو آپ نے حضرت معاذ رضؓ کو بطور وصیّت ارشاد فرمائی۔ یہ حدیث گو صرف حضرت معاذ رضؓ کو مخاطب کرکے فرمائی گئی ہے لیکن درحقیقت اس میں سب مسلمانوں کو ہی مخاطب کیا گیا ہے اور اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کا طالب ہے تو اسے نیک اعمال بجالانے کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس انذاری حدیث کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے "تا وہ یقین کرسکے کہ اس کے اعمال محض للہ ہیں کوئی اور غرض ان میں پوشیدہ نہیں۔ اور تا وہ خدا تعالےٰ کی بارگاہ سے ردّ نہ کر دئے جائیں۔

احباب کے افادہ کے پیشِ نظر حدیث کا مکمل متن مع حوالہ اور اس کا ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

خاکسار

سلطان احمد پیر کوٹی

(کارکن شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یا معاذ انی محدثك بحديث ان انت حفظته نفعك وان انت ضيّعته انقطعت حجتك عند الله تعالىٰ يا معاذ ان الله تبارك وتعالىٰ خلق سبعة املاك قبل ان يخلق السمٰوٰت والارض فجعل لكلّ سماء من السبعة ملكا بوّابا فيصعد عليه الحفظة بعمل العبد من حين اصبح الى حين امسى له نور كنور الشمس حتى اذا طلعت به الملائكة الى السّماء الدّنيا زكتة وكثرته فيقول الملك الموكّل للحفظة قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه انا صاحب الغيبة امرني ربّي ان لا ادع عمل من اغتاب النّاس يتجاوزني۔ انّه كان يغتاب النّاس۔

ثمّ ياتي الحفظة بعمل صالح من اعمال العبد فتزكيه وتكثره حتى تبلغ به الى السّماء الثانية فيقول لهم الملك الموكّل بالسّماء الثانية قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه انا ملك الفخر انّه اراد بعمله هذا عرض الدّنيا امرني ربّي ان لا ادع عمله يتجاوزني الى غيري انّهٗ كان يفتخر على النّاس في مجالسهم۔

ويصعد الحفظة بعمل عبد يبتهج نورا من صدقة وصيام وصلاة قد اعجب الحفظة فيتجاوزون به الى السّماء الثالثة فيقول لهم الملك الموكّل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه انا ملك الكبر امرني ربّي ان لا ادع عمله يجاوزني انّهٗ كان يتكبر على النّاس في مجالسهم۔

ويصعد الحفظة بعمل عبد يزهو كما يزهو الكوكب الدّرى من صلاة وتسبيح وحج وعمرة حتى يجاوزون به الى الرابعة فيقول لهم الملك الموكّل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه انا صاحب العُجب امرني ربّي ان لا ادع عمله يجاوزني انّهٗ كان اذا عمل عملا ادخل العُجب فيه۔

ويصعد الحفظة بعمل عبد حتّى يجاوزون به الى السّماء الخامسة كانّه العروس المزفوفة الى اهلها فيقول لهم الملك الموكّل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه انا ملك الحسد انّه كان يحسد من يتعلّم العلم ويعمل الله وكل من ياخذ بنصيب من العبادة كان يحسدهم ويعيبهم امرني ربّي ان لا ادع عمله يجاوزني۔

ويصعد الحفظة بعمل عبد من صيام وصلاة وزكوٰة وحج وعمرة فيجاوزون به الى السّماء السادسة فيقول لهم الملك الموكّل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه انّه كان لا يرحم انسانًا من عباد الله قط واذا اصابهم بلاء وضر كان يشمت فيهم انا ملك موكّل بالرحمة امرني ربّي ان لا ادع عمله يجاوزني۔

ويصعد الحفظة الى السّماء السابعة بعمل عبد من صلاة وصوم وفقه واجتهاد وورع لها دوى كدوى النحل وضوء كضوء الشمس معها ثلاثة آلاف ملك فيجاوزون بها الى السّماء السابعة فيقول لهم الملك الموكّل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه واقفلوا على قلبه انا احجب عن ربي كل عمل لم يرد به ربي انّه كان يعمل لغير الله انّه اراد به رفعة عند الفقهاء وذكرا عن العلماء وصيتا في المدائن امرني ربّي ان لا ادع عمله يجاوزني الى غيري وكلّ عمل لم يكن لله تعالىٰ خالصًا فهو رياء۔

ويصعد الحفظة بعمل عبد من زكاة وصوم وصلاة وحج وعمرة وخلق حسن وذكر لله ويشيعه الملائكة السمٰوٰت حتّى يقطعون الحجب كلها الى الله عزّوجل فيقفون بين يديه ليشهدوا لهٗ بالعمل الصالح المخلص لله فيقول الله عزّوجل انتم الحفظة على عمل عبدى وانا الرقيب على قلبه انّه لم يردني بهذا العمل واراد به غيرى فعليه لعنتى فتقول الملائكة كلهم عليه لعنتك ولعنتنا وتلعنه السمٰوٰت السبع ومن فيهن قال معاذ قلت يا رسول الله كيف لى بالنجاة والخلوص قال اقتدبى وعليك باليقين وان كان فى عملك تقصير وحافظ على لسانك من الوقيعة اى الغيبة فى اخوانك من حملة القرآن ولا تزك نفسك عليهم ولا تدخل عمل الدنيا بعمل الآخرة ولا تمزق النّاس فيمزقك كلاب النار يوم القيامة فى النار ولا ترائى بعملك النّاس۔

(روح البیان جلد اوّل صـ ۶۷، ۶۸)

ترجمہ:۔ اے معاذ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں۔ اگر تُو نے اسے یاد رکھا تو وہ تجھے نفع دے گی۔ اور اگر تُو نے اسے ضائع کر دیا تو خدا تعالیٰ کے پاس تیری حُجت ختم ہو جائے گی۔ اے معاذ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتے پیدا کئے اور ان ساتوں فرشتوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر بطور دربان مقرر فرمایا۔ اس فرشتہ کے پاس بندوں کے اعمال محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک بندہ کے اعمال لے کر آئے جو اس نے صُبح سے شام تک کئے تھے۔ وہ اعمال سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ جب وہ فرشتے ان اعمال کو لے کر پہلے آسمان پر پہنچے تو اُنہوں نے ان اعمال کو پاک اور کثیر قرار دیا مگر انہیں دربان فرشتہ نے کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ تم ان اعمال کو ان کے بجالانے والے کے مُنہ پر مارو۔ مَیں غیبت کا فرشتہ ہوں مجھے میرے رب نے حُکم دیا ہے کہ مَیں اس شخص کے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔

پھر اعمال محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال میں سے بعض اعمالِ صالحہ لیکر آئے اور وہ فرشتے ان اعمال کو پاک ٹھہراتے تھے اور انہیں زیادہ خیال کرتے تھے یہاں تک کہ جب وہ ان اعمال کو لے کر دوسرے آسمان پر پہنچے تو انہیں اس آسمان پر مقرر فرشتے نے کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ اور ان اعمال کو ان کے کرنے والے کے مُنہ پر مارو۔ مَیں فخر و مباہات کا فرشتہ ہوں۔ اس شخص نے یہ اعمال دُنیا کی عزّت کی خاطر کئے تھے اور مجھے میرے ربّ نے حکم دیا ہے کہ مَیں اس کے اعمال

اپنے سے آگے نہ گزرنے دوں۔ یہ شخص لوگوں کی مجالس میں بیٹھ کر اپنے اعمال پر فخر کیا کرتا تھا۔

پھر اعمال محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال لے کر آئے جو صدقہ روزوں اور نمازوں کی وجہ سے چمک رہے تھے اور انہوں نے ان فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیا تھا۔ جب وہ فرشتے تیسرے آسمان پر پہنچے تو انہیں وہاں پر مقرر فرشتہ نے کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ اور ان اعمال کو اس کے کرنے والے کے منہ پر مارو۔ مَیں تکبّر کا فرشتہ ہوں۔ اور مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مَیں اس کے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں۔ یہ شخص لوگوں کی مجالس میں بیٹھ کر ان پر اپنی بڑھائی جتلایا کرتا تھا۔

پھر اعمال محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال لے کر اوپر چڑھے۔ وہ اعمال نماز، تسبیح۔ حج اور عمرہ کی وجہ سے کوکبِ درّی کی طرح چمک رہے تھے یہاں تک کہ وہ فرشتے چوتھے آسمان تک پہنچ گئے۔ انہیں اس آسمان پر مقرر فرشتہ نے کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ ان اعمال کو ان کے کرنے والے کے مُنہ پر مارو۔ مَیں خود پسندی کا فرشتہ ہوں مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مَیں اس کے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں۔ وہ اپنے ہر کام میں خود پسندی کو شامل کر لیا کرتا تھا۔

پھر اعمال محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے اور وہ انہیں پانچویں آسمان تک لے گئے۔ وہ اعمال اس آراستہ دُلہن کی طرح تھے جو رخصتی کے موقع پر اپنے دُولہا کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ اس آسمان پر مقرر دربان فرشتہ نے انہیں کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ اور ان اعمال کو اس کے بجا لانے والے کے مُنہ پر مارو۔ مَیں حسد کا فرشتہ ہوں۔ اور یہ شخص ہر اس شخص پر حسد کیا کرتا تھا۔ جو علم سیکھتا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی کرتا تھا۔ اور ہر اس شخص پر جسے اللہ تعالےٰ کی عبادت سے کچھ حصہ مل جاتے۔ نہ صرف حسد کرتا تھا بلکہ ان پر عیب بھی لگاتا تھا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مَیں اس کے اعمال کو اس آسمان سے آگے نہ گزرنے دوں۔

پھر اعمال کو محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے اور ان اعمال میں روزے بھی تھے۔ نمازیں بھی تھیں۔ زکوٰۃ بھی تھی۔ حج بھی تھا۔ عمرہ بھی تھا۔ اور وہ فرشتے چھٹے آسمان تک پہنچ گئے۔ اس آسمان پر مقرر دربان فرشتہ نے انہیں کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ اور ان اعمال کو ان کے بجا لانے والے کے مُنہ پر مارو۔ وہ اللہ تعالےٰ کے بندوں میں سے کسی پر رحم نہیں کرتا تھا۔ اور جب انہیں کوئی ابتلاء یا دُکھ پہنچتا یہ خوش ہوتا۔ مَیں رحمت کا فرشتہ ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے حُکم دیا ہے کہ مَیں اس کے اعمال کو اپنے سے آگے نہ گزرنے دوں۔

پھر اعمال کو محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندے کے اعمال کو لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ ان اعمال میں نمازیں بھی تھیں۔ روزے بھی تھے۔ فقہ اور اجتہاد بھی تھے۔ اور تقویٰ بھی تھا۔ ان اعمال سے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ایسی آواز آ رہی تھی اور ان کی چمک سورج کی روشنی ایسی تھی۔ ان کے ساتھ تین ہزار فرشتے تھے۔ غرض وہ فرشتے ان اعمال کو لے کر ساتویں آسمان تک پہنچ گئے۔ تو اس کے دربان فرشتہ نے اُن سے کہا۔ ٹھہر جاؤ۔ اور ان اعمال کو اس کے بجا لانے والے کے مُنہ پر مارو اور اس کے دل پر قفل لگا دو۔ مَیں ہر اس عمل کو جو خدا تعالےٰ کی خاطر نہ کیا گیا ہو اپنے سے آگے نہیں جانے دیتا۔ یہ شخص خدا تعالےٰ کے غیر کی خاطر یہ اعمال بجا لایا تھا۔ اور ان کے ذریعہ وہ فقہاء کی مجلس میں بلندی۔ علماء کے پاس ذکر اور علاقہ میں شہرت کا طالب تھا۔ مجھے میرے رب نے حُکم دیا ہے کہ مَیں اس کے اعمال کو اپنے غیر تک نہ جانے دوں۔ اور ہر وہ عمل جو اللہ تعالےٰ کے لئے خالص طور پر نہ کیا جائے وہ ریاکاری ہے۔

پھر اعمال کو محفوظ رکھنے والے فرشتے ایک اور بندے کے اعمال کو لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی۔ روزے بھی تھے۔ نماز بھی تھی۔ حج اور عمرہ بھی تھے۔ اخلاقِ حسنہ اور ذکرِ الٰہی بھی تھے۔ اور ان فرشتوں کو تمام آسمانوں کے فرشتے الوداع کہنے آئے۔ یہاں تک کہ وہ تمام دربانوں کے پاس سے گزر کر اللہ تعالےٰ کے پاس آ گئے۔ اور اس کے سامنے ٹھہر گئے تا کہ وہ اس کے سامنے وہ اعمال پیش کریں۔ جو نیک تھے اور خالص طور پر اللہ تعالےٰ کی خاطر بجا لائے گئے تھے تو اللہ تعالےٰ انہیں کہے گا تم میرے بندہ کے اعمال پر نگران ہو اور مَیں اس کے دل پر نگران ہوں۔ اس نے یہ اعمال میری خاطر نہیں کئے بلکہ میرے غیر کی خاطر کئے ہیں۔ اس لئے اس پر میری لعنت ہو پس سارے ہی فرشتے کہیں گے۔ اس پر تیری لعنت بھی ہے اور ہماری لعنت بھی ہے۔ اس کے بعد ساتوں آسمان اور ان کے اندر رہنے والی تمام مخلوقات اس پر لعنت کرنے لگ جائیگی۔

یہ وصیت سُنکر حضرت معاذؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر یہ کیفیت ہے تو مجھے نجات کیسے نصیب ہو گی۔ تو آپؐ نے فرمایا میری اقتداء کر۔ اور یقین کو لازم پکڑ۔ چاہیے

تمہارے اعمال میں کوئی کوتاہی بھی رہ گئی ہو۔ اور اپنی زبان پر قابو رکھ کہ وہ تمہارے مسلمان بھائیوں کی غیبت نہ کرے۔ اور ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو پاکیزہ خیال نہ کر۔ اور اس دنیا کے اعمال کو آخرت کے اعمال میں نہ ملا۔ اور لوگوں کو نہ پھاڑ کہ قیامت کے روز تمہیں دوزخ کے کتّے پھاڑیں گے۔ اور تیرا کوئی عمل لوگوں کے دکھاوے کی خاطر سرزد نہ ہو۔

# سنگاپور کے ایک مخلص احمدی بزرگ کی وفات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج سنگاپور مشن)

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ سنگاپور میں سب سے پہلے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے مخلص اور جری بزرگ مکرم حاجی جعفر صاحب بن حاجی وانشارا صاحب گزشتہ ماہ رمضان المبارک میں بعمر ۷۷ برس وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عرصہ ڈیڑھ سال سے مختلف عوارض سے بیمار تھے۔ وفات سے چند دن قبل خاکسار خیریت پوچھنے کے لئے ان کے مکان پر گیا تو حالت بظاہر کافی بہتر معلوم ہوتی تھی خود ہی فرمانے لگے الحمد للہ اب طبیعت پہلے سے اچھی ہے اور اب اُٹھ کر صحن میں آسکتا ہوں۔ مرحوم فالج کے باعث چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ بعدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کا ذکر کر کے افسوس کرتے رہے اور اپنی بیعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کرنے کے متعلق دریافت کیا۔ مَیں نے تسلّی دی کہ بیعت بغرضِ قبولیت اور دعا حضور کی خدمت میں ارسال کر دی گئی ہوئی ہے لیکن ابھی جواب نہیں آیا اور عنقریب آ جائے گا۔ افسوس اسکے بعد اچانک زیادہ بیمار ہو کر ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر فوت ہو گئے۔

سنگاپور میں قیامِ جماعت کے ابتدائی ایام میں مکرم حاجی صاحب مرحوم نے حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایازؓ کی معیت میں سلسلہ کی خاطر بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ دو تین مرتبہ بعض معاندین کی طرف سے زدوکوب اور ماریں بھی کھائیں مگر خدا کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ ایک مرتبہ بعض مخالف لوگوں کی انگیخت پر دو اڑھائی سو مسلّح افراد نے آپکے مکان کا محاصرہ کر لیا اور اپنے ایک عالم کو ساتھ لا کر حاجی صاحب مرحوم سے اسی وقت احمدیت سے منحرف ہونے کا مطالبہ کیا اور بصورتِ دیگر انکے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی دھمکی دی۔ حاجی صاحب مرحوم نے اُسی وقت اونچی آواز سے تشہد پڑھ کر اعلان کیا کہ مَیں کس بات سے توبہ کروں مَیں تو پہلے ہی خدا کے فضل سے ایک سچا مسلمان ہوں اور اگر مَیں نے کسی گناہ سے توبہ کرنی بھی ہو تو بندوں کے سامنے نہیں بلکہ مَیں اللہ کے سامنے اپنے سب گناہوں کی معافی مانگتا ہوا اس سے ملتجی ہوں کہ وہ مجھے معاف کرے۔ جب اسکے باوجود مجمع مشتعل رہا اور مکان میں گھس کر جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیتا رہا تو مرحوم مومنانہ جرأت اور ہمت سے ایک چھُرا ہاتھ میں لیکر اپنے مکان کی حدود میں اپنا دروازہ روک کر کھڑے ہو گئے اور ببانگِ دہل یہ اعلان کر دیا کہ مرنا تو ہر ایک نے ایک ہی مرتبہ ہے کیوں نہ سچائی کی خاطر جان کی بازی لگا دی جائے اب اگر تم میں سے کسی باپ کے بیٹے میں جرأت ہے کہ بُری نیت سے میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کرے تو آگے بڑھ کر دیکھ لے کہ اس کا کیا حشر ہو گا۔

مکان کی دوسری سمت سے حاجی صاحب مرحوم کی بہادر لڑکی باہر نکل آئی اور ہاتھوں میں ایک مضبوط ملائی تلوار نہایت جرأت سے گھماتے ہوئے اُسنے بھی سارے مجمع کو یہ کہتے ہوئے چیلنج کیا کہ میرے والد جب سے احمدی ہوئے ہیں مَیں نے ان میں کوئی خلافِ شرع یا غیر اسلامی بات نہیں دیکھی بلکہ ایمان اور عملی ہر لحاظ سے وہ پہلے سے زیادہ پکے مسلمان اور اسلام کے شیدائی معلوم ہوتے ہیں اسلئے تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ احمدیت نے انہیں اسلام سے مرتد کر دیا ہے۔ پس اگر آپ لوگوں میں سے کسی نے میرے باپ پر حملہ کرنیکی جرأت کی یا ناجائز طور پر ہمارے گھر کے اندر گھسنے کی کوشش کی تو وہ جان لے کہ اسکی خیر نہیں۔ اگرچہ مَیں عورت ہوں تاہم تم یاد رکھو کہ حملے کی صورت میں مَیں اس تلوار سے تین چار کو مار گرانے سے پہلے نہیں مرونگی۔ اب جس کا جی چاہے آگے بڑھ کر اپنی قسمت آزمالے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس مشتعل مجمع پر ایسا رعب طاری کیا کہ باوجود اسکے کہ لوکل ملائی پولیس کے بعض افراد وہاں کھڑے قیامِ امن کے بہانے مخالفینِ احمدیت کی کھلی تائید کر رہے تھے پھر بھی مجمع میں سے کسی فرد کو بھی مکرم حاجی صاحب کے گھر میں گھُسنے یا حملہ کرنیکی جرأت نہ ہوئی۔ آخر جب کافی وقت گذر گیا تب وہ لوگ منتشر نہ ہوئے تو حاجی صاحب مرحوم نے انکو مخاطب کر کے کہا کہ مَیں خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے بھی مسلمان تھا اور قبولِ احمدیت کے بعد تو زیادہ پکّے طور پر مسلمان ہو گیا ہوں کیونکہ احمدیت اسلام ہی کا دوسرا نام ہے اس پر مخالفین شرمندہ ہو کر آہستہ آہستہ منتشر ہو گئے۔

حاجی صاحب مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور آپ نہایت صاف گو نڈر ملنسار مخلص اور باعمل احمدی تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے انکے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس کا وارث بنائے۔ انکے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بھی احمدیت کے نور سے منور [illegible]

# حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکرم میاں محمد بشیر صاحب چغتائی ابن حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی رض)

(۲)

جس اسٹیشن پر تبدیل ہو کر جاتے ضابطہ کو قائم رکھنے کی خاطر عملہ پر پابندیاں لگا دیتے۔ ان کی ڈیوٹیاں مقرر کر دیتے باقاعدہ حاضری لیتے اور سب پر یہ اثر ہوتا کہ یہ بہت سخت ہیں جب دبدبہ اور رعب قائم ہو جاتا اور عملہ اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے لگ جاتا تو پھر نرمی شروع کر دیتے اور اپنے حسن سلوک۔ خندہ پیشانی۔ پیار و محبت سے سب کے قلوب اپنی طرف کھینچ لیتے۔ پھر وہی لوگ ان کے گیت گاتے۔ جب تبدیل ہونے لگتے تو لوگ افسردہ خاطر ہو جاتے۔ آپ اپنی ذمہ داری کے پیش نظر بعض اوقات نڈر ہو کر اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دیتے اور مردانہ وار اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے۔ آپ نہایت دیانتدار اور امین تھے بارعب اور وجیہہ تھے مگر طبیعت کے نہایت حلیم۔ بردبار۔ منکسر المزاج تھے۔ بڑے ہو کر چھوٹا بننا ان کا خاصہ تھا بڑوں کا ادب چھوٹوں اور ماتحتوں سے پیار ان کا شیوہ تھا۔ ہر ایک کو چھوٹا ہو یا بڑا جی کہنا اور عزت کرنا اُن کا معمول تھا۔ بچوں کو مخاطب کرتے وقت ان کے نام کے پہلے میاں کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ سیر کے بہت عادی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود بڑھاپے کے آپ کی صحت آخیر وقت تک اچھی رہی۔

اپنے اہل و عیال کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالی ہوئی تھی باقاعدگی کے ساتھ تلاوت قرآن ہوتی تھی۔ بعد نماز فجر گھر میں روزانہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کا ناشتہ سے قبل درس دیا کرتے تھے رات کے وقت صرف دو تین گھنٹے سویا کرتے تھے باقی وقت ذکر الٰہی اور تہجد میں گذارتے۔ درثمین فارسی رات کے وقت تنہائی میں نہایت خوش الحانی اور رقت آمیز لہجہ میں بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ نماز فجر کا وقت آتا تو سب کو فرداً فرداً پیار سے ہاتھ پھیر کر جگاتے۔

آپ کی ملازمت کا بیشتر حصہ سابق صوبہ سرحد میں گذرا آخری چند سال لاہور ڈویژن میں گذرے جب آپ ہٹی اسٹیشن پر تھے تو آپ کو دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ اللہ کریم ایسا سامان بنائے کہ یا میں بٹالہ تبدیل ہو کر چلا جاؤں یا پھر سیالکوٹ تاکہ آخری وقت خدمت دین کا موقع مل جائے اس خواہش نے اس قدر شدت اختیار کر لی کہ ایک دن اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا اپنی خواہش کا اظہار کیا اور درخواست دعا کی جواب میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا کہ میں نے بٹالہ کے لئے دعا کی ہے خدا کی شان ابھی چند روز ہی ہوئے تھے کہ سرکاری حکم آ گیا کہ آپ کو بٹالہ تبدیل کیا جاتا ہے۔ صورت حال خدا تعالیٰ نے یہ پیدا کی کہ بٹالہ اسٹیشن کے اسٹاف اور پبلک میں باہمی کشیدگی پیدا ہو گئی۔ آپ سپیشل کلاس (یورو پین گریڈ) کے اسٹیشن ماسٹر تھے اکثر ایسے اسٹیشنوں پر جہاں کسی کی گڑبڑ ہوتی آپ کو بھیجدیا جاتا۔ چنانچہ بٹالہ اسٹیشن جو سی کلاس اسٹیشن تھا اسے سپیشل کلاس کی پوزیشن دے دی گئی اور آپ کو وہاں بھیجدیا گیا۔ بٹالہ میں آپ کو خدمت دین اور احمدی احباب سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت کا اچھا موقع ملا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر زائرین کو اسٹیشن پر بڑی سہولتیں بہم پہنچائی جاتیں جب کبھی حضور معہ اہل بیت اور حضرت ام المومنین تشریف لے جاتے یا واپس تشریف لاتے تو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرور ان کے گھر تشریف لے آتیں اور اپنی گوناگوں برکتوں سے گھر کو بابرکت کرتیں۔ اس طرح خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاصہ گہرا تعلق پیدا ہو گیا۔ الحمد للہ

آپ ۱۹۲۱ء میں گوجرانوالہ سے ریٹائر ہو کر اپنے شہر سیالکوٹ میں آئے اور تا وفات وہیں رہے آپ کو خدمت دین کا ابتداء سے ہی شوق تھا اور آپ کی امید بر آئی آپ نے سب سے پہلے احمدیہ مسجد کبوترانوالی کے ایک حصہ میں مستورات کے لئے ایک کمرہ بنوایا تا وہ جمعہ کی نماز وہاں ادا کیا کریں۔ اس مسجد میں جہاں جماعت نے رقم لگائی وہاں حضرت والد صاحب نے اپنی طرف سے اپنی رفیقہ حیات۔ سب بچوں بچیوں۔ والدہ اور ہمشیرہ کی طرف سے خود چندہ دیا۔ جو ایک ہزار روپیہ سے زائد تھا۔ اسکے بعد آپ نے احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کی جو آج بفضلہ تعالیٰ ہائی سکول ہے بنیاد رکھی۔ اسکول پرائمری سے شروع کیا گیا۔ اس کی توسیع کے لئے آپ نے معہ چند رفقاء کے تحصیل نارووال کا پیدل دورہ کیا اور ہزاروں کی رقم چندہ کے طور پر فراہم کی اور سکول کی عمارت کو وسیع کیا جانے لگا۔ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے جب ان کا انہماک اس قدر بڑھا ہوا دیکھا تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے انہیں سکرٹری تعلیم و تربیت اور مینیجر احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ مقرر کر دیا اور ان دو حیثیتوں میں آخیر وقت تک آپ نے نہایت مخلصانہ خدمات ادا کیں۔ اس طرح آپ احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کے بانی قرار پاتے۔

باوجود بڑھاپا کے آپ روزانہ قریباً سب نمازیں مسجد احمدیہ کبوترانوالی میں جو ان کے مکان سے کافی فاصلہ پر تھی ادا کیا کرتے آپ کا پروگرام یہ تھا صبح نماز فجر کے لئے مسجد جاتے نماز سے فارغ ہونے کے بعد درس قرآن کریم دیتے پھر اپنے بھائیوں کے گھروں میں جو نزدیک تھے جاتے۔ ان کے بچے بچیوں کو پڑھاتے دینی مسائل سکھاتے پھر اپنے گھر آ کر بہو بیٹیوں کو پڑھاتے۔ پھر اپنی شادی شدہ بیٹیوں کے گھر جا کر اُن کی اولادوں کو پڑھاتے۔ اسکے بعد سکول میں وقت دیتے۔ سکول کا کام کرتے استانیوں۔ احمدی خواتین اور طالبات کو پڑھاتے پھر دوپہر کو کھانا کھانے کے لئے گھر آتے۔ پھر چلے جاتے۔ آپ کے پاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب حضرت خلیفہ اول رض۔ خلیفہ ثانی و علمائے سلسلہ کی اکثر کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک دکان کرایہ پر لے کر احمدیہ لائبریری کھولی جو تبلیغ کا مرکز ثابت ہوئی۔ کثرت سے احمدی۔ غیر احمدی اور غیر مذاہب کے لوگ بلا ناغہ اس سے استفادہ کرتے۔

وفات سے کچھ ماہ قبل حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دستور بنایا کہ رات کے وقت جب سب محلہ والے کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے فارغ ہو کر مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر سونے کی تیاریاں کرتے آپ اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن کریم کا ایک رکوع بلند آواز سے تلاوت کر کے درس دیتے پہلے تو سب کو ان کا یہ فعل عجوبہ لگا لیکن بعد میں جب ان کا یہ روزانہ طریق دیکھا تو سب زن و مرد۔ بچے بوڑھے مانوس ہو گئے اور دلچسپی لینے لگے بلکہ جلدی جلدی اپنے کاموں سے فارغ ہونے کی کوشش کرتے اور انتظار میں اپنی چھتوں پر بیٹھ جاتے۔ ان کا یہ بے غرض اور مخلصانہ عمل محلہ والوں کو ایسا پسند آیا کہ سب ان کے لئے دعائیں کرتے۔ یہ سلسلہ ایک دو ماہ جاری رہا۔ درس کے دوران سب کے سب نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔

آپ جب کبھی بازاروں گلیوں سے گذرتے آہستہ آہستہ قرآن کریم تلاوت کرتے جاتے۔ بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ ذاتی بغض۔ کینہ۔ دشمنی وغیرہ سے مبرا تھے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ الحب للّٰہ والبغض للّٰہ۔

جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ملکانہ اچھوت اقوام میں تبلیغ کے لئے ارشاد فرمایا۔ تو آپ نے بھی اس آواز پر لبیک کہا۔ وہاں آپ کئی ماہ رہے۔ آپ پہلے گروپ میں شامل ہوتے۔ ملکانہ کے دوران قیام کا ذکر کرتے ہوئے مکرم محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح تحریر فرماتے ہیں۔ "حضرت بابو صاحب کی وجیہہ صورت اور پاکیزہ سیرت نے بہت گہرا نقش قائم کیا اور وہاں کے لوگ عرصہ دراز تک آپ کو یاد کرتے رہے۔ جب میں کافی عرصہ کے بعد بیری اور اول قصبات میں گیا تو لوگوں کو سب سے بڑھ کر آپ کی پرہیزگاری کا قائل پایا سب نے آپ کو میرے ذریعہ اسلام علیکم کا پیغام دیا۔ اور دعاؤں کی درخواست کی۔"

(باقی)

## بقیہ [illegible]

بات یہ ہے کہ شرک اللہ تعالیٰ کو محض اسلئے ناپسند نہیں ہے کہ بتوں یا دیوتاؤں اور دیویوں سے اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شرک کی وجہ سے انسان صراط مستقیم سے ہٹ کر چاہ ضلالت میں گر جاتا ہے۔ اسلئے جو لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنی محدود قوتوں کے بل پر مغرور ہو جاتے ہیں وہ خسارہ میں رہتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں ایک ایسا شخص جس کے پاس کوئی دنیوی سامان نہیں ہوتے مگر اس کو اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہوتا ہے آخر میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

دنیا میں ایسے نمرود اور فرعون پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں اور ایک زمانہ ان پر ایسا آتا ہے کہ وہ دنیوی سامانوں کی بہتات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور اسکی جگہ دنیوی سامانوں ہی کو اپنا خدا۔ اپنا رب اور اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ آج یورپ میں اقوام اسی مغالطہ میں مبتلا ہیں۔ ان میں سے امریکہ اور روس پیش پیش ہیں۔ یہ دونوں اقوام دنیوی اسباب کی بنا پر ساری دنیا پر ایک دوسرے کے مقابلہ میں غالب رہنے کی کوشش کر رہی ہیں وہ دنیوی طاقت کے بھروسہ پر کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتیں۔ چنانچہ امریکہ کے جانسن اپنی طاقت پر بڑے نازاں نظر آتے ہیں اور اپنی تقریروں میں اس طرح کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں کہ گویا تمام دنیا ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔ یہ ایک جنون ہے۔ جس میں وہ مبتلا ہیں اور وہ دن دور نہیں جب ان کا یہ گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور وہ نسیاً منسیاً ہو کر رہ جائیں گے۔ ان کی قوم اسی طرح دوسروں کی غلام بن جائیگی جس طرح وہ آج دوسری اقوام کو اپنا غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح روس کے لیڈر بھی خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم امریکہ کو مٹا دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کو دشمن بنا دیا ہے۔ اس طرح دونوں طاقتوں [illegible] پیشگوئی ہے۔

## دار الضیافت ربوہ میں وصول ہونیوالی رقوم

مندرجہ ذیل احباب جماعت کی طرف سے ماہِ دسمبر۔جنوری میں مندرجہ ذیل رقوم صدقات فدیہ۔عطیہ جات موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے۔ اور ان سب پر اپنا فضل فرمائے اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(افسر لنگر خانہ ۔ ربوہ)

### صدقات:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| از بیت المال آمد منجانب سید مسعود مبارک شاہ صاحب | | صدقہ | ۱ — ۰۰ |
| ملک حبیب الرحمٰن صاحب | ربوہ | صدقہ | ۳۵ — ۰۰ |
| بیگم مرزا عزیز احمد صاحب | ربوہ | صدقہ | ۱۰ — ۰۰ |

### عطیہ جات:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملک ممتاز احمد صاحب | دوھمیال | عطیہ | ۵ — ۰۰ |
| نثار احمد صاحب | جہلم | عطیہ | دو لحاف ایک کھیس ایک چارپائی۔ ایک دوپٹہ |
| حسین بی بی صاحبہ اہلیہ محمد حنیف صاحب | گوجرانوالہ | عطیہ | ۱۰ — ۰۰ |
| فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ | چوہڑکانہ | عطیہ | ۱۰ — ۰۰ |
| حسین بی بی صاحبہ شیخ فضل حسین | لائلپور | عطیہ | ۵ — ۰۰ |

### فدیہ و قربانی:-

| | | | |
|---|---|---|---|
| قاضی محمد رشید صاحب | دار الرحمت وسطی ربوہ | فدیہ | ۲۵ — ۰۰ |
| صد بیداد عبد القادر صاحب | | فدیہ | ۲۳ — ۰۰ |
| دوست محمد شمس ۲/۰۲-۶-B پیپلز کالونی | لائلپور | قربانی | ۴۰ — ۰۰ |
| حاجی محمد اسماعیل صاحب بذریعہ عبد الرحمان شکور | ” | فدیہ | ۱۳ — ۰۰ |

---

## پتہ مطلوب ہے

محترم لفٹننٹ کرنل غلام محمد صاحب اقبال انجینئرز (ریٹائرڈ) موصی ۵۷۷۷ کو اس پتہ پر
(85/B chate wary Road chatagang E Pak)
حساب وصیت بذریعہ رجسٹرڈ اے ڈی بھجوایا گیا تھا۔ مگر رجسٹری عدم پتہ ہونے کی وجہ سے واپس آگئی ہے دفتر ہذا کو ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی۔ موصوف خود اس اعلان کو پڑھ رہے ہوں۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا وصیت کے سلسلہ میں ضروری خط و کتابت ہو سکے۔ والسلام (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

## مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے ۳۰۰/۰۰ روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔
جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔
قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

| | |
|---|---|
| ۳۱۴۔ محترمہ گلاب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب چک ۱۰۳ ج ب ضلع سرگودھا | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۱۵۔ محترمہ بیگم صاحبہ میجر بشیر احمد صاحب چک ۳۸ ج ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۱۶۔ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بیگم عطاء اللہ صاحب گجرات | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۱۷۔ محترمہ ڈاکٹر نسیم فرحت صاحبہ بنت ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۱۸۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم مرزا عبد اللہ جان صاحب پشاور | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۱۹۔ لجنہ اماء اللہ چک سکندر ضلع گجرات | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۲۰۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا | ۴۵۴ — ۰۰ |
| ۳۲۱۔ لجنہ اماء اللہ مجوکہ ضلع سرگودھا | ۴۰۲ — ۰۰ |
| ۳۲۲۔ لجنہ اماء اللہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد (سندھ) | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۲۳۔ محترمہ حبیبہ منات سوکیہ صاحبہ ماریشس | ۳۰۰ — ۰۰ |
| ۳۲۴۔ لجنہ اماء اللہ آئوری کوسٹ | ۳۰۲ — ۰۰ |

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## لجنہ اماء اللہ کا امتحان

تمام لجنات نوٹ فرمالیں کہ لجنہ اماء اللہ کا سالِ رواں کا پہلا تعلیمی امتحان ۱۳ مارچ ۶۶ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ امتحان کی تیاری ابھی سے شروع کروا دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

نصاب کے لئے پہلے ہماری سالانہ سکیم کے مطابق یہ اعلان تھا کہ ”مسیح ہندوستان میں“ اور قرآن مجید کے پانچویں پارے کا نصف آخر اور چھٹے پارے کا نصف اول کا ترجمہ شامل ہوگا لیکن ”مسیح ہندوستان میں“ کافی تعداد میں دستیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے اسکی بجائے ”سبز اشتہار“ نصاب میں رکھا گیا یہ اشتہار ”شرکت الاسلامیہ ربوہ“ سے جتنی تعداد میں لجنات کو ضرورت ہو منگوا سکتی ہیں۔ اس کی قیمت ۰/۰۳ فی نسخہ ہے۔

قرآن مجید کا پانچویں پارے کا نصف آخر کا ہی ترجمہ کا امتحان ہوگا۔ کیونکہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اسلئے لجنات ایک پارے کے ترجمہ کی تیاری نہ کر سکیں اسلئے چھٹے پارے کا نصف اول امتحان میں شامل نہیں ہوگا۔ لیکن لجنہ کے دوسرے امتحان میں پورے چھٹے سیپارے کے ترجمہ کا امتحان ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم)

## قائدین کرام و ناظمین اطفال توجہ فرمادیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالِ نو۔ نومبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہو چکا ہے۔ مگر گذشتہ پہلی سہ ماہی میں بہت کم رپورٹیں وصول ہوئی ہیں۔ یا تو کام پورے جوش و خروش سے شروع نہیں ہوا اگر ہوا بھی ہے تو مرکز کو کیسے پتہ چلے کہ آپ کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام کتابچہ ”طفل امروز فائد فرد ا“ کے ذریعے آپ کی خدمات میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ اگر اسکے بعد بھی ہمیں مرکز میں آپ کی رپورٹیں نہ ملیں اور آپ مرکز سے تعلق قائم کر کے تازہ بتازہ ہدایات حاصل نہ کریں گے تو آپ خود سوچ لیں ہمارا قدم آگے کیسے بڑھے گا۔ آپ اس طرف سنجیدگی سے توجہ فرمادیں۔ اطفال کی تربیت ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ بچوں کی تربیت کے بغیر کوئی فعال جماعت زندہ نہیں رہ سکتی۔ امید ہے آپ ضرور متوجہ ہوں گے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ جو مجالس فروری ۱۹۶۶ء سے باقاعدہ رپورٹیں بھجوائیں گی انہیں سال کے آخر پر سند خوشنودی دی جائے گی۔ اور جو مجالس نمایاں کام کریں گی اُن کی اشاعت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## میری دادی اماں کی وفات

چوہدری ولیداد خان صاحب رضی اللہ عنہ ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ کا مورخہ ۲/۲ کو اسلام آباد میں انتقال ہو گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون
مرحومہ کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور ۳/۲ کو فجر کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ مرحومہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی بیعت کی تھی۔ آپ کی عمر ۸۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔ آپ بڑی بلند اخلاق اور دلیر خاتون تھیں آپ کے پسماندگان کی تعداد ۹۰ سے کچھ زیادہ بنتی ہے۔ آپ مہمان نواز اور غرباء یتامیٰ کی پرورش کرتی تھیں۔ احمدیت کی فدائی۔ حضرت مسیح موعود کی کتب بڑے شوق اور ذوق سے سنتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار شمشاد احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب
معرفت کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ۔ ربوہ

---

## درخواست دعا

میرے بہنوئی سید محمد حسین شاہ صاحب جھنگ صدر ٹانگ درد سے بہت بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(سراج بی بی کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

**ایک خط**
لکھکر فہرست کتب سلسلہ اُردو، انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ
ربوہ

# وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۰۷

میں امۃ الحفیظ بشریٰ بنت ملک برکت اللہ ایڈووکیٹ قوم ککے زئی افغانی پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہائیسکول سنٹر چوک ڈاک خانہ منٹگمری ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر جون ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس وقت طالب علم ہوں اور میرے اخراجات کے کفیل میرے والدین بزرگوار ہیں۔ البتہ والد صاحب بزرگوار سے مجھے ۵ روپے جیب خرچ ماہوار ملتا ہے جب تک کوئی اور آمد نہیں ہوتی میں اپنی جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ مزید آمد ہونے پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی غیر منقولہ یا منقولہ جائداد نہیں ہے لیکن اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بشریٰ بقلم خود

گواہ شد:۔ برکت اللہ ملک ایڈووکیٹ والد موصیہ نزیل منٹگمری ۲۳/۱/۶۵

گواہ شد:۔ منور احمد بیگ موصی ۲۸۸۵ منٹگمری

مسل نمبر ۱۸۱۰۸

میں محمد بی بی بیوہ مرزا برکت علی بیگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن غلام محمد آباد لائل پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائداد مہر مبلغ بتیس روپے ۵ پیسے صرف ہے جو کہ میں اپنے خاوند مرزا برکت علی صاحب مرحوم سے وصول کر چکی ہوں اور اس کے علاوہ زیور یا مکان وغیرہ میری کوئی جائداد موجودہ وقت میں نہیں ہے اور میرے نان نفقہ کا انتظام میرے لڑکے مرزا عزیز احمد کے ذمہ ہے اور میں اس کے پاس رہتی ہوں لہٰذا میں اپنے مہر مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز اگر مجھے کوئی جائداد ملے یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا محمد بی بی بیوہ مرزا برکت علی بیگ مرحوم غلام محمد آباد شاہی چوک ڈی ۲۹۷/ لائل پور

گواہ شد:۔ مرزا عزیز بیگ ولد مرزا برکت علی مرحوم پسر موصیہ سکنہ غلام محمد آباد شاہی چوک کوارٹر نمبر ڈی/۱۳۹۷ لائل پور

گواہ شد:۔ اصغر فضل دین بنگوی سیکرٹری وصایا کالونی غلام محمد آباد شاہی چوک ڈی/۱۲۵۱ لائل پور

## ربوہ کی نمایاں حیثیت

روزنامہ "وفاق" سرگودھا کے مدیر شہیر جناب جمیل اطہر "سرگودھا ڈویژن کی صحافت" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:۔

"ضلع جھنگ کی صحافت میں ربوہ کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے ربوہ قادیانیوں کا مرکز ہے یہاں سے قادیانیوں کی متعدد مطبوعات اور جرائد شائع ہوتے ہیں جن میں روزنامہ الفضل ماہنامہ الفرقان اور بعض دوسرے جرائد شامل ہیں الفضل کے ایڈیٹر مسٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ہیں" (وفاق سرگودھا نمبر صفحہ ۱۸ کالم ۱)


# رشتۂ محبت کو مضبوط کیجیے...

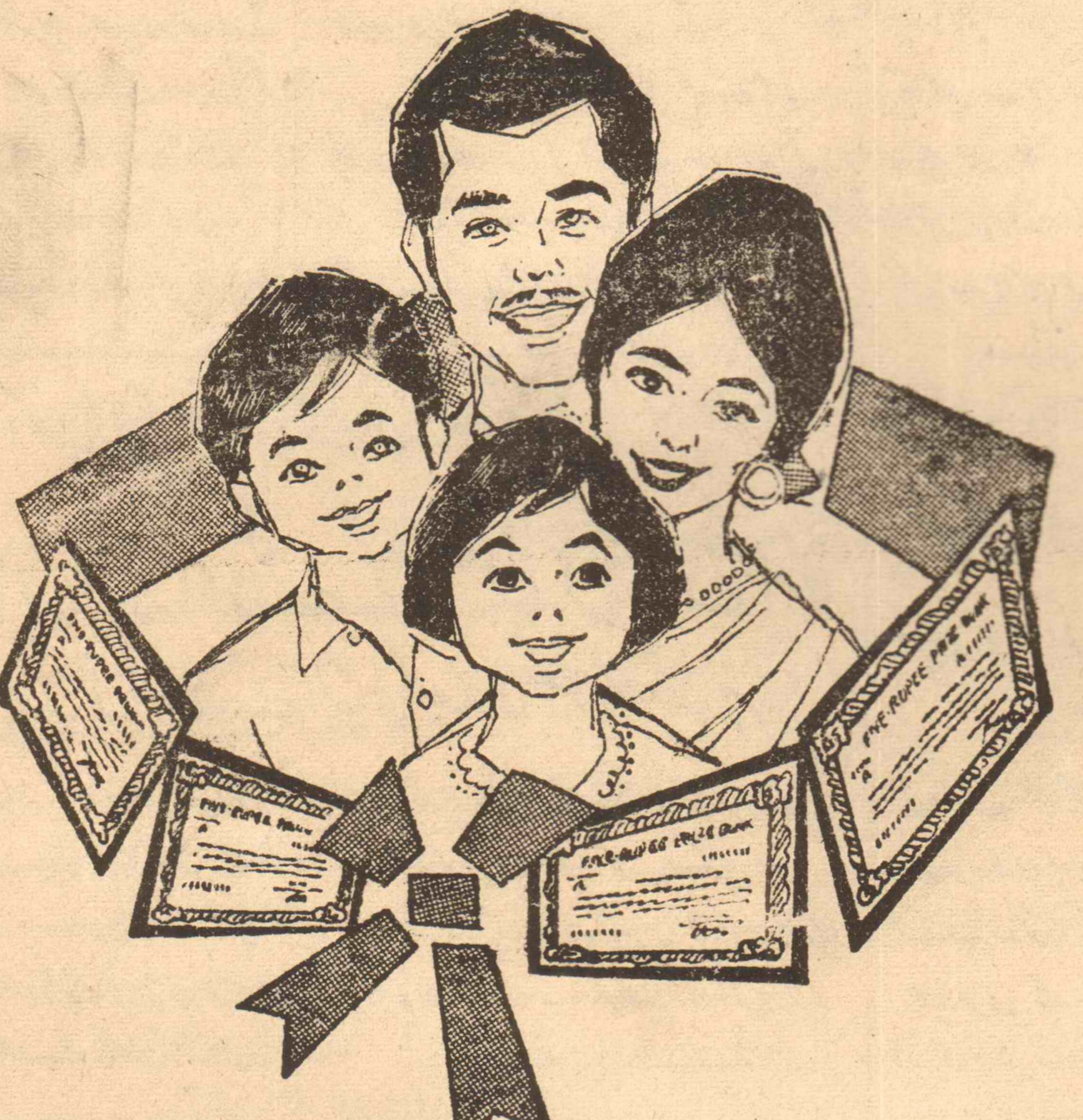

انعامی بونڈ کنبے کے رشتۂ محبت کی ایک جیتی جاگتی علامت ہے۔ کنبے کے بچے اور بڑے اس وقت اپنی خوش آئند امیدوں میں ایک دوسرے کے شریک ہیں اور ایک دن انعام پانے کی مسرتوں میں شریک ہونگے۔ پانچ روپے والے ہر انعامی بونڈ پر ہر سہ ماہی میں انعام پانے کے ۲۰۱ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ انعامات پانے کی رقم ۱۰،۰۰۰ روپے سے لیکر ۱۰۰ روپے تک ہے۔

۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء کی قرعہ اندازی کیلئے
۱۵ فروری سے پہلے اپنے بونڈ خرید لیجئے

اپنے گھر بار کے لئے بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

انعامی بونڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں

DFP 1/2/66

# اللہ تعالیٰ نے نہایت عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے

## اس کام کی وسعت اور اہمیت مقتضی ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت اور توجہ اس پر صرف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عظیم الشان کام کی وسعت پر جو جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارا کام یعنی تبلیغ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے، پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس زندگی کو پرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پرامن بنانا چاہتے ہیں بلکہ آئندہ زندگی کو پرامن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ابدالآباد تک چلتا ہے ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو اور ہمارے کام کی حیثیت بچے کے مقابلے میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اب اگر ان میں سستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے، اور اگر اس کے لئے پوری طاقت صرف نہ کی جائے۔ تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہو گی جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کتنے آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مناسب حال طاقت خرچ کی ہے ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم۔ غیر عالم۔ امیر غریب بچے۔ بوڑھے، مرد عورتیں اس میں لگ جائیں دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو۔ تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں بلکہ بچے بوڑھے، عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچہ کے لئے آرام ہوتا ہے نہ عورت اور بوڑھے کے لئے بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف ہو جاتا ہے اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے، اس وقت دنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلے میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہو گی مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام طاقت لگا دیں گے تو وہ مدد کرے گا اور خود اس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کر دو گے تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دے گا اگر خود کام میں سستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کر دو گے تو خدا کی غیرت جوش میں آئے گی کہ میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں اور جب اس کی مدد آجاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

آٹھویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

# کلب سیکشن میں برادرز اور ریلوے کے درمیان فائنل میچ ہونے کا امکان

## ملک کی نامور ٹیموں کی طرف سے انتہائی معیاری کھیل کا مظاہرہ

ربوہ ۱۲ فروری:- کل یہاں آٹھویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے دن ملک کی نامور ٹیموں نے انتہائی معیاری اور دلچسپ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کلب سیکشن میں برادرز اور طلباء قدیم تعلیم الاسلام کالج کا میچ سب سے زیادہ توجہ کا مرکز بنا رہا اور ناظرین نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ تعلیم الاسلام کلب کے کھلاڑی اگرچہ بڑی تیزی پھرتی اور سمجھ بوجھ سے کھیلے تاہم برادرز کلب ۴۶ پوائنٹس کے مقابلہ میں ۴۳ پوائنٹس سے جیت گئی۔ تعلیم الاسلام کالج کلب کے لطیف (۲۸) اور خالد (۱۰) کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ برادرز کلب کے مودود (۱۹) اور ہمایوں (۱۶) نے بھی شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

کالج سیکشن میں دیال سنگھ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لاہور کے درمیان بڑا زبردست مقابلہ ہوا۔ آخر وقت تک قسمت پانسے پلٹتی رہی تاآنکہ فیصلہ دیال سنگھ کالج کے حق میں ہوا۔ دیال سنگھ کالج نے ۳۳ پوائنٹس (محمد اقبال ۱۵۔ ناصر محمود ۱۳) اور گورنمنٹ کالج نے تیس پوائنٹس (ارشد گلاب ۱۱، مشتاق ۹) بنائے۔

سکول سیکشن میں جاندار میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول (ربوہ) اور وحدت کالونی ہائی سکول لاہور کے درمیان ہوا۔ تعلیم الاسلام سکول کے منیر احمد (۱۰) اور ظفر ملک (۸) اور وحدت کالونی سکول کے الطاف (۲۵) اور سرفراز (۶) نے بہت عمدہ کھیل دکھایا۔

رات کو برقی روشنی میں ہونے والے میچ بارش کی وجہ سے نہ ہو سکے سینٹ پال (۱۷) اور برادرز (۲۴) کے درمیان شاندار میچ ہو رہا تھا اور شائقین کی انتہائی توجہ کا باعث بنا ہوا تھا کہ بارش نے آلیا۔ اور ناچار بقیہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ کلب سیکشن میں البتہ یہ اندازہ زیادہ روشن ہو گیا ہے کہ فائنل میچ برادرز کلب اور ویسٹ پاکستان ریلوے کے درمیان ہو گا۔ فائنل مقابلے آج بعد دوپہر ہوں گے۔

# پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ڈاک و تار کا سلسلہ بحال ہو گیا

## لاہور، دہلی، کراچی، بمبئی اور ڈھاکہ کلکتہ کے درمیان ٹیلیفون لائن کھول دی گئی،

راولپنڈی:- ۱۲ فروری پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ڈاک، تار اور ٹیلیفون کی سروسیں کل صبح سے پھر شروع ہو گئی ہیں۔ ۶ ستمبر کی جنگ شروع ہونے کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان تمام ذرائع مواصلات معطل ہو گئے تھے۔ اب پانچ ماہ اور پانچ دن کے تعطل کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان یہ سروسیں دوبارہ بحال ہو گئی ہیں۔ ٹیلیفون کے رابطہ کی سہولتوں کے نئے انتظام کے تحت لاہور اور نئی دہلی کے درمیان بات چیت کی سہولت حاصل ہو گی۔ اس کے علاوہ کراچی اور بمبئی کے درمیان اور ڈھاکہ اور کلکتہ کے درمیان بھی ٹرنک کالوں کا انتظام بحال کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان کے علاقہ پر سے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان پی آئی اے کی سروسیں کل سے شروع ہو چکی ہیں۔ اسی طرح مشرقی پاکستان پر سے گزر کر آسام جانے والی انڈین ایئرلائنز کی پروازیں بھی بحال کر دی گئی ہیں۔

تاہم دونوں ملکوں کے طیاروں کو ابھی ایک دوسرے کے ملک میں اترنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پاکستان نے تجویز پیش کی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان طیاروں کی آمد و رفت کے حقوق یکم مارچ سے بحال کر دیئے جائیں۔ اس تجویز پر اتفاق رائے کے بعد پاکستان اور بھارت کے شہروں کے درمیان ہوائی سروس کے علاوہ ہوائی ڈاک کا سلسلہ بھی بحال ہو جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴